

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ؎ | قیمت سالیانہ مع محصول عہ؎

نمبر ۴۷ - جلد ۸ - | لودیانہ ۱۸ نومبر ۱۸۸۰ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

دربار لاہور نہایت شان و شوکت کے ساتھ ہوا = پنجاب کے راجگان و مہاراجگان و نوابان و رؤسا بڑے تجمل کے ساتھ دربار لاہور میں شامل ہوئے = سنا ہی کہ حضور گورنر جنرل کشور ہند نے دربار میں ایک اعلیٰ درجہ کی خوشنودی ظاہر فرمائی جو صاحب دربار لاہور کی کیفیت کے طالب ہیں اُنکو چاہئے کہ نور افشاں کے صیغہ منقولات کو ملاحظہ فرماویں = افواہ ہی کہ محمد جان نے عبد الرحمان خان کو بھاری امداد کے ساتھ معزول کر دیا ہی = عبد الرحمان خان کو محمد جان نے ہدایت کی ہی کہ تم بلخ کو چلے جاؤ کابل میں مت ٹھہرو = محمد جان نے اپنی طرف سے کابل میں حاکم مقرر کر دئے ہیں ہمکو شبہ ہی = خیبر اور طیرہ کے افریدیوں نے پھر شرارت پر کمر باندھی = افریدیوں نے کوہاٹ کے راستہ ایک قلعہ پر حملہ کیا مگر ہٹائے گئے = سرکاری اونٹ جو دیرہ جی و شاہی میں موجود تھے کوکی خیل کے افریدی حملہ کر کے لے بھاگے = مشہور ہی کہ محمد افضل خان برادر محمد جان افغانستان کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے ہیں = اہل البانیا نے سلطان روم کی مخالفت سے رضا پاشا کا مقابلہ کیا اور اُسکی فوج کو مغلوب کر دیا ہی = یونان کی چالیس ہزار فوج نے سلطان روم کے برخلاف ہتھیار اُٹھا لئے = جنرل ہیک گریگر کے کپ سے جو مریوں کے ملک میں ہیں یہہ تازہ خبر آئی ہی کہ مریوں کا بڑا بھاری گروہ برسر پرخاش ہی اور اُنسے عنقریب جنگ ہونیوالا ہی = سلطان روم نے شہنشاہ جرمن سے درخواست کی ہی کہ اب تو یورپ کے تمام سلاطین میرے مخالف ہیں اور اُن کے بحری جہاز بھی میری سرحد پر پہونچ گئے اب مدد کا وقت ہی = فرقہ نہلسٹ نے ماسکو میں شہنشاہ کے زمستانی محل کے اُڑا دینے کی سازش کی تھی محل تو بچ گیا مگر دیگر مکانات اُڑ گئے = درویش پاشا کو البانیا کے سرداروں نے صاف جواب دیدیا کہ ہم اپنے ملک کی آپ حفاظت کرینگے ہمکو سلطان کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہی = سردار ذکریا خان جو سردار یحییٰ خان کے ہمراہ قید ہوا تھا رہا کیا گیا = پشاور کی انجمن سے ایک پیسہ کا اخبار فارسی زبان میں جاری ہوا ہی = سردار مرد خان جو جلال آباد میں سرکار کیطرف سے حاکم مقرر ہوا تھا پشاور میں ہیضہ سے مر گیا = جنرل گرینٹ صاحب شہر نیو یارک ملک امریکہ میں پہونچ گئے چالیس ہزار فوج جمہوری نے اُنکا استقبال کیا = پندرہ ہزار قوم کرد نے ایران پر حملہ کیا اور چند اضلاع پر قبضہ کر لیا ہی = طہران سے خبر آئی ہی کہ ۱۷۰ دیہات کو روستان کے لوگوں نے لوٹ لئے شاہ ایران کچھ نہیں کر سکتا = ایوبخان کا شاہی خیمہ جو قندھار میں فوج انگریزی کے ہاتھ آیا تھا وہ

نور افشاں

—— جو فقرات حضور گورنر جنرل کشور ہند نے بجواب اڈریس انجمن پنجاب لاہور اپنی زبان درفشان سے فرمائے تھے وے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں اُنسے معلوم ہوگا کہ ہمارے گورنر جنرل صاحب بہادر کیسے علم دوست اور خیرخواہ ہند ہیں۔ ہمکو اُمید ہے کہ صاحب محتشم الیہ کے ایام رونق افروزی ہند تعلیم کی بڑی ترقی ہوگی۔ اور نہ صرف ترقی تعلیم ہی بلکہ ہر ایک علوم و فنون کی ہوگی کیونکہ فقرات مندرجہ ذیل سے صاف عیاں ہے کہ حضور ممدوح نہایت ہی ہند کے خیرخواہ نظر آتے ہیں +

ہم اِس انجمن کی عمدہ کارروائیوں اور اولوالعزمیوں اور نیک مقصدوں سے بہت عرصہ سے واقف ہیں جو کچھ ہمنے اسکی بابت سُنا تھا اُسکو ہم آج درست اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ یہی جلسہ پنجاب کے روشن دماغوں اور ارکان کا ہے۔ اسوقت ہمکو ایک خاص قسم کی خوشی ہوئی ہے کیونکہ ہمکو آج ایک ایسی سوسائٹی سے ملاقات ہوئی جسکو گورنمنٹ نے نہیں بنایا بلکہ وہ ملک کی طاقت و جوش و خواہش سے بنی ہے +

آپ نے جو درباب اختیارات پنجاب یونیورسٹی کالج اڈریس میں بیان کیا ہے میں اسکی نسبت صرف اسوقت یہہ کہہ سکتا ہوں کہ جو کچھ جواب اسکا دیا جاسکتا ہے اُسوقت تک واسطے رکھنا میں نے مناسب سمجھا ہے جب سینٹ پنجاب یونیورسٹی کے پاس سے مجکو رپوٹ جاویگی اور جسقدر کہ وقت مجکو اِس بڑے اہم کام کے سوچنے کے لئے بکار ہے وہ اُسوقت تک مجکو نہیں ملے۔ میں خوب جانتا ہوں کہ یہہ بڑا اہم کام ہے اور اُمید کرتا ہوں کہ وہ وقت بھی اب دور نہیں ہے کہ جب اِس بڑے اہم کام کی بابت حسب استرضا فیصلہ ہوجاویگا۔ قاضیونکی بابت جو اڈریس میں ذکر ہے وہ نہایت درست ہے اور میری بھی یہی رائے ہے اور اُمید ہے کہ اُسکا عمدہ بندوبست ہوجاویگا ٹیکہ کی نسبت جو اشارہ کیا گیا ہے اُس میں میری یہہ رائے ہے کہ ٹیکہ ایک مناسب امر ہے جس سے ہزاروں آدمیونکی جان بچتی ہے اُس کا ہونا انسب ہے الّا یہہ امر بلحاظ خیالات مذہبی ایسا پیچیدہ ہے کہ جسکے لئے نہایت احتیاط بکار ہے۔ آجکل کا زمانہ ایسا ہے کہ لوگ نئے نئے علموں اور ہنروں کے استحصال میں کوشش و شوق ظاہر کرتے ہیں (حالانکہ علم و ہنر ایک بار پُرانے اصول پر قایم ہوچکے) لیکن جب ہم ایسا پریسیڈنٹ اور وئیس پریسیڈنٹ دیکھتے ہیں تو یقین کرتے ہیں کہ آپ کے مشرقی اور مغربی علوم و فنون ساتھ ساتھ شمولیت اختیار کرینگے +

جب تک کہ خدا کی مرضی ہے کہ میں اِس مُلک میں رہوں میری یہہ خواہش ہے کہ میں دل و جان سے خیرخواہ ہندوستان کا رہوں اور جب میں اپنا کام پورا کرکے ہندوستان سے علیحدگی اختیار کروں اُسوقت میں اپنا بڑا فخر سمجھونگا اگر ہندوستانی مجکو دوست ہند کہہ کے یاد کریں گے +

اہل پنجاب کو مبارک ہو کہ یہہ پہلا ہی موقعہ حضور والا سرانے گورنر جنرل کشور ہند کی رونق افروزی کا ہے جس میں صاحب ممدوح نے بجواب اڈریس انجمن گورنمنٹ کی اُس پالیسی کو بتلایا ہے کہ جسپر روشن خیال اور عالی دماغ خیال دوڑایا کرتے ہیں اور جس کا جاننا ہر رعیت کا فرض ہے جہاں تک ہمکو علم و یقین ہے سمجھے ہیں کہ اِس طرح کے اور سارے باتوں کا جواب حضور ممدوح کی نادر سپیچ سے حاصل کیا اور وہ ایک امر یہہ کہ انجمن کے اڈریس نے اشارہ کیا تھا کہ تعلیم طبع زاد کی بنیاد پر قایم ہوگی جس سے خیالات فرمانبرداری اور فرائض رعایا پیدا ہونگے +

—— جسقدر شوق تعلیم و مطالعہ کتب ہونا چاہئے اُسکا دسواں حصہ بھی ابھی اہل ہند میں نہیں پایا جاتا ہم دیکھتے ہیں کہ فرقہ اعلیٰ کے لوگ یعنے امرا اور رؤسا تعلیم کی طرف شاذ و نادر ہی توجہ کرتے ہیں۔ وجہ یہہ کہ جب اُنکو اپنے آباو اجداد کی دولت و ثروت اور ریاست بلا محنت و مشقت مل گئی تو وہ کاہل ہوجاتے ہیں اور چونکہ تعلیم و تربیت کو ہمارے اہل وطن عموماً ذریعہ حصول معاش تصور کرتے ہیں لہٰذا امرا جسکو حصول معاش کی ضرورت نہیں اِس طرف ذرا توجہ نہیں فرماتے۔ حالانکہ جسقدر موقع علم و فضل کے حاصل کرنیکا اُنکو ہے اُسقدر اور کسی طبقے کے لوگونکو نہیں۔ مگر وہ یہہ نہیں سمجھتے کہ تعلیم و تربیت سے ہمچشموں میں اُنکا اعزاز ہوگا اور علم و فضل دنیا و عقبیٰ دونوں میں فائدہ بخشے گا۔ دنیا میں عزت عقبیٰ میں بقول واضعان شرع بہشت۔ بکمال افسوس کا مقام ہے کہ جن لوگونپر ہزاروں لاکھوں بندگان خدا کی بہبودیکا دارومدار ہے وہ حضیض جہل سے اوج علم تک عروج کرنیکی کوشش نکریں پر ظاہر ہے کہ جو والیان ملک نور علم سے محروم نہیں وہ اپنے ملک کا انتظام اُن لوگونکی نسبت زیادہ خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ کرسکتے جو دولت علم سے بالکل بے بہرہ ہیں جو امرا ناخواندہ ہیں وہ اُن رؤسا کے مقابل میں بات نہیں کرسکتے جو زیور علم سے آراستہ ہیں۔ بلکہ وہ ناخواندہ امرا اپنے دلوں میں خود خفیف ہوتے ہیں لیکن باایں ہمہ ترقی کرنے اور حصول علم میں کوشش نہیں کرتے۔ افسوس صد ہزار افسوس۔ انگلستان میں بھی گو درجہ اوسط کے لوگ

بقیہ مسیح کی ذات اور شخصیت کا تذکرہ

یعنے سب کا حاصل کلام یہہ ہے کہ اُسمیں دو ذات الٰہی اور انسانی موجود ہیں۔ یہی تعلیم مسئلہ مسیح اوتار یا خدائے مجسم کی ہے +

چھٹی آیت اِس مضمون کی عبرانیوں کے خط کی ۲-۱۴ ہے +

پس جسحال کہ لڑکے خون اور گوشت میں شریک ہیں وہ آپ بھی اُنمیں شریک ہوا تاکہ موت کے وسیلہ اُسکو جسکے پاس موت کا زور تھا یعنے شیطان کو برباد کرے +

اسی خط کے پہلے باب میں بیان ہوا ہے کہ بیٹا باپ کے جلال کی رونق اور ماہیت کا نقش ہے وہ اپنی قدرت سے سب کچھ سنبھالتا ہے وہ سارے فرشتوں سے بزرگ تر ہے اور فرشتے اُسکو سجدہ کرتے ہیں اور اُسکے خادم ہیں یہہ بھی بیان ہوا کہ وہ بیٹا خدا ہے جسکا تخت ابد تک ہے اُسنے ابتدا میں زمین کی نیو ڈالی اور آسمان اُسکی ہاتھ کی کاریگری ہے وہ ہمیشہ سے اور یکساں ہے وہ خدا کے ساتھ جلال اور حکومت میں شامل ہے اُسی شخص کی بابت دوسرے باب میں مرقوم ہے کہ وہ انسان ہوا زبور ہشتم میں جو کچھ انسان کی بزرگی میں مسطور ہوا وہ سب اُسکے حقمیں پورا ہوا آدم زاد اُسکے بھائی ہیں اور جیسا آدم زاد گوشت اور خون میں شریک ہیں اُسیطرح وہ بھی گوشت اور خون میں شریک ہوا تاکہ موت کے وسیلہ اُنکو گناہ سے نجات بخشے +

ان ساری آیات مذکورہ بالا سے ہر ایک آدمی معلوم کر سکتا ہے کہ بائبل کی تعلیم مسیح کی ذات اور شخصیت کی نسبت کیا ہے یہہ آیات اسطور پر بیان نہیں ہوئیں کہ گویا ان میں کوئی امر عجیب و غریب کا تذکرہ ہے بلکہ اسطور پر مذکور ہوئیں کہ عیسائی دین کے ایک عام اور اچھی طرح سمجھے ہوئے مسئلہ کا بیان کر رہے ہیں جسکی نسبت پہلے زمانہ کے عیسائیوں کے بیچمیں کسی قسم کی اختلاف رائے نہیں تھی مسیح حقیقی خدا ہے مسیح حقیقی انسان ہے اور دونوں ذات میں ہو کر ایک ہی شخص ہے جو کچھ خدا کی نسبت بیان ہو سکتا ہے وہ اُسکے حقمیں بھی کہہ سکتے ہیں اور جو کچھ بیگناہ کامل انسان کی نسبت کہہ سکتے ہیں وہ بھی اُسکی نسبت بیان ہو سکتا ہے۔ یہی تعلیم مسیح اوتار یا خدا مجسم کے مسئلہ سے پائی جاتی ہے +

مسیح کی دونوں ذاتوں کا میل

اوپر کے بیان سے بخوبی ثابت ہوا کہ پاک نوشتوں کی تعلیم یہہ ہے کہ مسیح میں دو ذاتیں مجتمع تھیں انسانیت اور اُلوہیت اور یہہ دونوں ملکر ایک ہی شخصیت تھے یہاں ہم اگرچہ اِس مضمون کو ختم کر سکتے ہیں کیونکہ جو کچھ ایمان کی تقویت اور روحانی زندگانی کی تربیت کے لئے ضرور ہے اِس بیان میں آگیا لیکن بدیں غرض کہ اِس مسئلہ کا اوقات مختلفہ میں اشخاص مختلفہ سے غلط بیان بھی ہوا ہے بدیں طور کہ بعض نے مسیح کی انسانیت کا انکار کیا اور بعض اُسکی اُلوہیت سے منکر ہوئے اور بعض نے اُسکی وحدت شخصی کی نفی کی ہم اِس مضمون کو بدیں لحاظ ختم نہیں کر سکتے اور مناسب جانتے ہیں کہ یہاں اور دو امر کا تذکرہ کریں اوّل مسیح کی دونوں ذاتوں کی اتحاد کی خاصیت اور دوم اُسکا نتیجہ +

مسیح کی دو ذاتوں کے اتحاد کی خاصیت

تمہید

ایک توحد تھا اور اُس توحد میں دو جزو تھے ایک ذات الٰہی اور ذات انسانی لفظ ذات سے اِس موقع میں جوہر مراد ہے زبان یونانی میں برابر اور مساوی اُسکے لفظ فوسیس اور ہوسیا ہے لاطینی زبان میں اُنکو نیچورا اور سبسٹنشیا کہتے ہیں جوہر کا خیال لازمی ہے کیونکہ جب ہم کسی قوت کا اثر یا ظہور دیکھتے ہیں تو ہم خواہی نخواہی قبول کر لیتے ہیں کہ کوئی جوہر ہے جس سے وہ قوت نکلتی ہے یعنے ایسی کوئی مستقل شے ہے جسکا فعل یا ظہور وہ قوت ہے یہہ ظاہر تر ہے کہ ہستی یا عدم موثر نہیں ہو سکتا اِسلئے جب اثر ہے تو ناگزیر کوئی وجود ہوگا جسکا فعل وہ اثر ہے تو بہتر ہوگا کہ اِس مقام چند امور کا تذکرہ کروں جو عالموں کے درمیان مسلم اور مقبول ہیں اور جن پر کسیقدر اشارہ اِسی مضمون میں اوپر ہو چکا (۱) یہہ امر یقینی ہے کہ ہر صفت اور خاصیت یا قوت کے لئے ضرور ہے کہ ایک جوہر ہو جسکا وہ ظہور ہے عدم اور نابود کی کوئی خبر نہیں دے سکتا اور جسکی بابت ہم کچھ خبر دے سکتے ہیں خواہ وہ جسم ہو خواہ وہ روح ایک حقیقی وجود رکھتا ہے (۲) یہہ امر بے یقینی ہے کہ جب دو جوہر کی صفات متباین ہونگی تو وے جوہر بھی متباین ہونگے مثلاً جو شے قسمت کو قبول کرے وہ جوہر فرد نہیں ہو سکتا یا جو ابعاد ثلٰثہ کو قبول کرے وہ بسیط نہیں ہو سکتا جو فکر کرنے کے قابل نہیں وہ فکر نہیں کر سکتا اور جو غیر محدود ہے وہ محدود نہیں ہو سکتا۔

باقی آئندہ

مراسلات

جواب منشور محمدی پر نظر ثانی

منشور محمدی مطبوعہ ذی قعدہ ۱۲۹۷ھ میں عبدالمجید صاحب محرر کوٹھی انیون نے بندہ کے جواب مطبوعہ نور افشاں ۹ ستمبر ۱۸۸۶ء پر کچھ نہ کچھ تو لکھ دیا۔ مگر اُن کا جواب ہمارے جواب کے کسی جزو پر اثر نہیں کرتا۔ چنانچہ ہمارے اس قول پر کہ نوشتوں کو نہ جانکر سوائے وہ نبی کے زیادہ نہ کہہ سکتے تھے۔ آپکا یہہ بیان ہے +

قولہ۔ اِن یہود جو نوشتوں کو نہ جانکر سوائے وہ نبی کے زیادہ نہ کہہ سکتے تھے متذکرہ بالا کے یہود کا قول معتبر ہے جنہوں نے نوشتوں کو جانکر مسیح اور وہ نبی کو علیحدہ کر دیا کیونکہ وہ نوشتوں سے واقف اور یہہ بیچارے ناواقف الخ +

واضح ہو کہ اِن ہی یہود سے ہماری مراد ہے جنہوں نے اِس امر میں اختلاف رائے ظاہر کی۔ مگر حقیقت میں اُن کی باتیں ایکہی نتیجہ دکھاتی ہیں۔ چنانچہ جنہوں نے وہ نبی کہا اُنہوں نے نہ جانا کہ وہ نبی اور مسیح ایکہی ہے۔ اور جنہوں نے مسیح کہا وہ بھی نا سمجھ رہے کہ مسیح وہی نبی ہے ورنہ ایسا نہ کہتے۔ پس وہ ناواقفی ہر دو قسم کے فرقے ہے۔ دونوں نے مسیح اور وہ نبی کو علیحدہ سمجھا۔ لہذا ایک کو دوسرے کی بہ نسبت معتبر کہنے کی گنجائش نہیں ہے +

پھر یہود کا نوشتوں کی اُن باتوں کو نہ جاننا جو آئندہ کی خبر دیتے تھے ایک تحقیقی امر ہے چنانچہ مسیح نے یہود کو نہ صرف اور باتوں کی ناواقفی پر ملامت کیا (متی ۲۲: ۲۹) بلکہ اُس موعود کی خبروں کی نسبت بھی نا سمجھ ٹھہرایا۔ دیکھو یوحناہ ۵: ۳۹ و ۴۶ اور لوقا ۲۴: ۲۵۔ اسلئے اب مناسب ہے کہ دیدہ دانستہ نا سمجھ نہ رہیں +

قطع نظر اِس سے جب یوحنا ۱: ۲۰ پر غور کرتے ہیں تو اُس موقع پر ایسا اختلاف نہیں پاتے مگر اُن بیان سے یہہ پایا جاتا ہے کہ توریت اور انبیاء کی اِسقدر نبوتوں کے باوجود صرف ایک بڑے نبی کے آنے کی انتظاری تھی اور یہہ بات دوسرے گمان کی مؤید ہے۔ اور یہی گمان قوی ثابت ہوا یوحنا بپتسمادینے والے نے بھی اسی مضمون کا سوال کیا تھا +

پھر سامری عورت کے بیان پر بھی جو ہمنے پیش کیا تھا کچھ ایسا ہی بے موقع ذکر کرتے ہیں۔ اور مطلب کی بات کا خیال ہی نہیں کیا چنانچہ +

قولہ۔ اِس نیکبخت عورت نے تو وہ نبی کا نام تک نہیں لیا صرف مسیح کو کرسٹوس کہا تھا اور کرسٹوس لفظ یونانی ہے جسکا ترجمہ مسیح ہے +

واضح ہو کہ ہمنے اِس عورت کے بیان کی بابت لکھا تھا کہ مسیح کا آنا اُن لوگوں یعنے سامریوں کو توریت ہی سے معلوم ہوا۔ اور انشاوالی خبر کے سوائے مسیح کی اِس بڑھکر صریح خبر کا نشان نہ رکھتے تھے۔ مگر عبدالمجید صاحب کے خیال شریف میں یہہ بات نہ آئی۔ اور نہ یہہ کہ مسیح کا لفظ اُن میں کہاں سے آیا۔ توریت (جسکے سامری پابند تھے) صرف ایک نبی کا پتا دیتی تھی۔ اور عیسٰی نے (بھی) اُس سے کہا میں جو تجھ سے بولتا ہوں وہی ہوں۔ سو صاحب من آپ اِس بات کا زور پھر آزماویں + مگر آپکو اِس بات کا بھی خیال رہے کہ مسیح کوئی خاص نام نہ تھا۔ مگر آخر ایک آنیوالے کا لقب پڑ گیا۔ اور یہہ لقب داؤد اور دانئیل نے مشہور کیا لیکن ضرور تھا کہ کسی مسیح کئے گئے کا پتا نہیں ہوا اور وہ پتا وے توریت میں پاتے تھے اور یہہ بات کہ انبیاء کی نبوتیں (مسیح کے حق میں) توریت کی نبوتوں کی تفصیل ہیں انجیل سے بخوبی ظاہر ہے پس اگر سامری بھی مسیح اور اُس ایک نبی کو ایکہی نہ جانتے تو غیر مسیح کی امید نہ رکھتے اور نہ یہہ لفظ اُس ایک نبی پر بولتے +

قولہ۔ رہا فیلبوس کا اگر آپ کے نزدیک بلا دلیل معتبر ہو تو اور مذہب میں کیا کیڑے پڑ گئے ہیں جو اُس مذہب کے پیرو ونکا قول معتبر نہیں ہوتا +

واضح ہو کہ اگر اُسکے قول کا اعتبار نہیں تو اُن کا گمان جن میں سے بعض نے وہ نبی اور بعض نے مسیح کہا مطلق معتبر نہ ہوگا۔ ہمارا مطلب تو اِن اقسام خیالات کے بیان کرنے سے یہہ تھا کہ اس وقت لوگوں میں اختلاف واقع ہوا۔ جسطرح کوئی اُن اخبار قدیم کو سمجھا اور اُسیطرح بیان کیا بعض نے اُن سے مختلف شخصوں کی طرف اشارہ سمجھا اور بعض نے سب سے ایکہی کی طرف۔ اور کہ وہ اختلاف دفع ہو گیا تھا اِسلئے آپ جیسوں کے خیالات کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر نہ سمجھو تو ہمارے کیا اختیار ہے۔ اور فیلبوس کی بابت یاد رہے کہ وہ اخبار عہد عتیق کو ایسا ہی سمجھے ہوئے تھا اور جب اُسپر واضح ہوا کہ عیسٰی وہ شخص ہے تب اُسنے اور ونپر بھی وہی بیان ظاہر کیا اور یہہ بات اُسنے تب ظاہر کی جب مسیح نے اُسے کہا کہ میرے پیچھے ہو لے۔ پس اُس پیروی میں وہ اِس بات کی تصدیق بھی حاصل کر سکتا تھا۔ اور مسیح نے خود اُسکے قول

کے موافق فرمایا تھا جیسا ہمنے اقوال مسیح میں بیان کیا۔ بدین جہت اُسکا قول معتبر ثابت ہوتا ہے۔ باین ہمہ خیال رہے کہ اور مذہب میں کیڑے پڑ جانا بھی کچھ عجب نہیں اور یہہ اسحال ہیں جب پیشوا کو ایک بات کی خبر نہو اور پیرو تیرہویں صدی میں اُسے اُسکی خبر دیویں۔ یعنے سُست مدعی (مدعی بھی کہاں) کے چُست گواہ بنیں پس آپکے جواب کا جو ہمارے جواب کے تمہیدی حصہ پر تھا یہہ حال ہے اب باقی ماندہ کا حال بھی سُنیگا +

اقوال مسیح میں ہمنے بیان کیا کہ اخبار توریت و انبیا کو مسیح نے اپنے اوپر صادق ٹھہرایا مگر آپ اُنسے کیوں مُنہہ پھیر گئے۔ صرف کہہ دیتے کہ معتبر نہیں ہیں تو آپکی طرف سے یہہ جواب ہوجاتا۔ اور رسولوں کے اقوال کی نسبت تو ایسی تحریر سے نہ چوکے۔ چنانچہ پطرس رسول کی نسبت ایسا ہی لکھتے ہو۔ مگر انجانی ثابت کرتے ہو کہ استثناء والی خبر مسیح کی خبر ہے +

قولہ۔ دوسرے یہہ کہ جب جناب پطرس خود آپکے نزدیک معتبر شخص نہیں تو ہمارے لئے اُنکا قول سند ہوسکتا ہے آپکو پطرس کا قول ہی لکھنا مناسب نہ تھا الخ۔ اسپر متی ۲۶: ۷۴ کا حوالہ دیا ہے جہاں پطرس کے انکار کا ذکر ہے اور نامہ گلتیوں ۲: ۱۱ جسمیں پطرس کے ملامت کئے جانے کا بیان ہے +

دیکھئے صاحب آپکو اُسکے انکار کا اعتبار آگیا اور اقرار کا اعتبار نہ آیا۔ یہہ کیا چالاکی ہے۔ پس مقام مقدم کی بابت معلوم ہو کہ حواری ہنوز مسیح کے اقوال و افعال کے گواہ ہونے پر بالیقین آمادہ نہ ہوئے تھے۔ مگر جب مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا اور روح قدس اُنپر نازل ہوئی تب اُنہوں نے بالیقین وہ گواہی دی جو انجیل میں شروع سے آخر تک مندرج ہے۔ پس حالت سابقہ میں پطرس نے مسیح سے انکار کیا مگر باب ۲۶ کی آخری آیت میں ہے کہ جب اُسکو یسوع کی بات یاد آئی تو باہر جاکے زار زار رویا۔ پھر جب مسیح مُردوں میں سے جی اُٹھا تو تین بار پطرس نے مسیح کے روبرو اقرار کیا کہ خداوند میں تجھے پیار کرتا ہوں اور مسیح نے اُسے گلہ بانی سپرد کی۔ بعد اسکے روح قدس رسولوں پر نازل ہوئی تو پطرس نے وہ باتیں بیان کیں جو اقوال رُسل میں مذکور ہوئیں۔ پس پطرس کا انکار اس شہادت پر اثر نہیں کرتا۔ وہ انکار اُسکے دل کی کمزوری سے ہوا تھا اور یہہ شہادت اُسنے امداد ربانی سے دی۔ اور اگر کچھ اثر کرتا ہے تو یہہ کہ اُسکی گواہی کو اور بھی معتبر ٹھہراتا ہے۔ کہ جسنے پہلے شک کیا اور انکار کیا اب قایل ہوا انہیں باتوں کا بیان بالثبوت کرتا ہے۔ اسلئے جب اُسکے انکار سے اعتبار کم ہو تو اُسکے اقرار وغیرہ سے قایم ہوتا ہے۔ اور آپ جیسوں کی ایسی تحریر اُس وضع انکار کی رو سے تب ہی رفع ہو چکی تھی۔ لہذا آپکا کہنا کہ پطرس خود آپکے نزدیک معتبر شخص نہیں سراسر غلط ہے۔ کیونکہ پطرس ہمارے نزدیک معتبر شخص ہے +

پھر پطرس کا ملامت کیا جانا اُسکی اپنی ذاتی دلی کمزوری کے سبب ہوا اور ہمارا اعتبار اُسکے اُن کاموں اور قولوں پر ہے جو روح قدس کی مدد سے ہوئے۔ اور نوشتوں کی شرح رسول اسی قوت ربانی سے کیا کرتے تھے۔ پس یہہ دونوں باتیں پطرس کے اعتبار سے کچھ تعلق نہیں رکھتیں۔ اُسکے بیان جو پیش نظر ہیں روح کے بیان ہیں۔ ہاں مسیح کے سکھلائے ہوئے بیان ہیں جن میں مطلق شک نہیں ہے +

قولہ۔ آپنے جناب مسیح کو مانند موسیٰ تیزی عقل سے بنایا ہے مگر یہہ خیال آپکا محال اندر محال بلکہ محض وہم و خیال ہے کیونکہ اُسکی طاقت بے حد ہے ہم اُسکی کاری گری ہیں دیکھو صفحہ ۹۲ نور افشاں جلد ۵ مطبوعہ ۱۸ مارچ ۱۸۸۰ء۔ بھلا عیسائی تو مسیح کی کاریگری ٹھہرے حضرت موسیٰ کی کاری گری کونسی مخلوق ہے اگر کوئی مخلوق کاری گری موسیٰ کی نہ ہو تو حضرت مسیح کیونکر مانند موسیٰ کے ہوسکتے ہیں اسکا جواب سنبھلکر لکھئے الخ +

آپ بھی ذرہ حواس قایمہ سے سُنئے۔ کہ در دلیسے روزگی اور تولد ہوئے پتھر ہو مگر آپ لوگ تو اسباب کے عادی ہیں اسلئے کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ پس واضح ہو کہ جب موسیٰ اور مسیح میں موافقت تبلائی جاتی ہے تو مسیح کی اُلوہیت سے نہیں مگر انسانیت سے اور رسالت میں ہو کر مسیح کا رسول ہونا مسلم ہے۔ جیسا اُسنے خود فرمایا اور اقوال رُسل سے بھی مصرح ہے دیکھو اعمال ۳: ۲۲ اور یوحنا ۵: ۳۶-۳۸۔ پھر جب پولوس رسول موسیٰ اور مسیح میں مشابہت بیان کرتا ہے تو اُسکی ذاتی منزلت کو یگانہ ٹھہراتا ہے کہ موسیٰ تو اپنے سارے گھر میں خادم کی طرح دیانتدار رہا کہ اُن باتوں پر جو ظاہر ہونیکو تھیں گواہی دے۔ مگر مسیح بیٹے کی مانند اپنے گھر کا مختار رہا اُسکا گھر ہم ہیں نامہ عبرانیوں ۳: ۵ و ۶ انتہی۔ پر پیشتر اس سے جب رسول مسیح کی رسالت اور کہانت کا ذکر کرتا ہے تو یوں کہتا ہے۔ اُس رسول اور سردار کاہن مسیح یسوع پر جسکا ہم اقرار کرتے ہیں غور کرو کہ وہ اُسکے آگے جسنے اُسے مقرر کیا امانتدار تھا جسطرح موسیٰ بھی اپنے سارے گھر میں تھا۔ آیت ۱ و ۲۔ اس سے معلوم کرو کہ مسیح کیونکہ موسیٰ کی مانند ٹھہرایا جاتا ہے اور یاد رہے کہ موسیٰ کی خبر میں موجود ہے کہ میری مانند ایک نبی برپا کریگا۔ پس مشابہت بھی عہدہ نبوت میں ہے نہ کہ اِدھر اُدھر کی باتوں میں۔ کیونکہ سکندر اعظم بھی کئی ایک باتوں میں موسیٰ کے موافق ہوسکتا ہے وغیرہ +

پس ظاہر ہے کہ استثنا والی خبر مسیح پر صادق آتی ہے کیونکہ علاوہ اُن حوالوں کے جو جنسے بیان کئے گئے تھے مسیح نے موسیٰ اور سب نبیوں سے شروع کر کے وہ باتیں جو سب کتابوں میں اُسکے حق میں ہیں اُنکے لئے تفسیر کیں لوقا ۲۴: ۲۷- غور کرو کہ انجیل میں حضرت محمد کے لئے جگہہ نہیں ہے- اب آپ کے دعوےٰ کے لئے دیر ہوگئی ہے- اور پھر بھی ہم آپ سے کہے دیتے ہیں کہ یہود کے خیالوں پر کہیں دھو کھا نہ کھانا کیونکہ اُنہوں نے اپنے خیالوں سے آپ کئی مرتبہ فریب کھایا اور کھلایا- اور عہد عتیق کی صحیح تفسیر عہد جدید میں موجود ہے- اُسکو پڑھو اور بچو +

راقم بندہ جی- ایل- ٹھاکرداس
پسرور ضلع سیالکوٹ

منقولات

حضور والیسرائے گورنر جنرل کشور ہند کی لاہور میں رونق افروزی

حضور لارڈ ڈفرن والیسرائے و گورنر جنرل کشور ہند- ۱۰ نومبر سنہ رواں کو چار بجے شام کے رونق افروز لاہور ہوئے حضور ممدوح کی خاص گاڑی میں صاحبان مندرجہ ذیل ساتھ تھے +

ایچ- ایم- ڈیورانڈ صاحب انڈر سکرٹری فارن ڈپارٹمنٹ- ایچ ڈبلیو پر وز صاحب پرائیوٹ سکرٹری- لفٹنٹ برٹ صاحب ایڈیکانگ- کپتان مسٹر ولیم ایڈیکانگ- سرجن میجر میور- لفٹنٹ میور- میجر ویسٹ- لفٹنٹ جنرل آنریبل سر ڈانلڈ سٹوارٹ- کرنیل ایلس جانسن پلیٹ فارم پر حضور ویسرائے کا استقبال نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب و حضور کمانڈر انچیف و والیان ریاست نے مع اُن انگریزی افسروں کے جو والیان مذکور کی معیت میں بھیجے گئے تھے اور ججان چیف کورٹ پنجاب و افسر کمانڈنگ لاہور ڈویزن و صاحب فنانشل کمشنر و کمشنر لاہور و سکرٹریان پنجاب گورنمنٹ و ڈپٹی کمشنر لاہور نے کیا +

یوروپین سپاہیوں کا تعظیمی پہرہ مع باجہ کے اور پنجاب والنٹیر پلیٹ فارم پر ایستادہ تھے اور اُنہوں نے جب حضور ویسرائے گاڑی سے اُترے شاہی سلامی ادا کی ریل کے اسٹیشن پر توپخانہ نے بھی ایک شاہی سلامی اوتاری- مہاراجگان و راجگان و نوابان وغیرہ بھی حضور ممدوح کے استقبال کے واسطے تشریف رکھتے تھے- نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے کئی یوروپین صاحبان کو جو حاضر تھے اور نیز مہاراجہ صاحب کشمیر و دیگر راجگان وغیرہ دیسی کی حضور لارڈ ڈفرن سے ملاقات کرائی- مسٹر شاکلٹن پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی لاہور اُسکے بعد آگے بڑھے اور اُنہوں نے مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھا جو طلائی کاغذ پر لکھا ہوا تھا جو ایک عمدہ نقرئی ساختہ لکھنؤ کے نلکے میں بند تھا +

ایڈریس پیش کردہ میونسپل کمیٹی لاہور

بخدمت

حضور فیض گنجور موسٹ آنریبل مارکویس آف ڈفرن کے- جی- پی- سی- جی- ایس- آئی- والیسرائے گورنر جنرل ہند تاریخ ۱۰ نومبر ۱۸۸۵ء ہم ممبران میونسپل کمیٹی لاہور اپنی طرف سے اور اہل شہر کی طرف سے آپ کے لاہور میں رونق افروز ہونے پر دل سے مبارکباد دیتے ہیں- ہم اپنے آپکو مبارکباد دیتے ہیں کہ حضور والا کے عہد حکومت کے پہلے ہی سال میں ہمکو دار السلطنت پنجاب میں ایسے جلیل الشان موقع پر آپ کے استقبال کا افتخار حاصل ہوا کہ جب آپ اُن بہادر سپاہیوں کے دیکھنے کے لئے تشریف لائے ہیں کہ جنہوں نے گزشتہ جنگ افغانستان میں اپنے شہنشاہ اور اپنے ملک کے نام کو شرافت کے ساتھ قایم رکھا اور ہم حضور والا کو اُس نمایان کامیابی پر جو میدان جنگ قندھار میں ہمارے لشکروں کو حاصل ہوئی اور نیز امیر عبد الرحمان خان کے زیر نگرانی گورنمنٹ باامن و امان تخت افغانستان پر متمکن ہونے کی مبارکباد عرض کرتے ہیں +

ہم حضور والا کو اِس امر کا بھی یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم اُن فوائد سے خوب آشنا ہیں کہ جو ہمیں اِس عہد معدلت مہد میں حاصل ہیں اور نیز یہہ کہ ہم اپنی قیصر ہند کے سچے وفادار اور جان نثار ہیں +

ہم اپنے فرائض مفوضہ کی وقعت کو خوب جانتے ہیں اور ہمیں معلوم ہے کہ اُنکے انجام دہی کے ہم ذمہ دار ہیں اور ہمنے ہمیشہ گورنمنٹ کو حتی الوسع اُن مقامی اصلاحوں اور ترمیموں میں مدد دینے کی کوشش کی ہے کہ جو عام بہبودی اور آسائش کے لئے ضروری ہیں- حال میں شہر و مضافات کے باشندوں کو مصفا اور صحت بخش پانی پہونچانے کے لئے

ایک بہت بڑا اور وسیع کام جاری ہے اور ہم افسوس کرتے ہیں کہ یہہ کام اِس منزل تک نہیں پہونچا کہ حضور والا اُسکو اپنے ہاتھ سے کھولیں کہ جس ذریعہ سے اُسکو وہ شرف حاصل ہوتا کہ جو اُسکو آپ کے نام نامی اور مربی ہونے سے حاصل ہونا چاہئیے تھا +

ہماری آرزو ہے کہ سندہ و بمبئی میں آپکا سفر بخیر و خوبی انجام کو پہونچے اور آپ اپنے اُن بھاری فرائض کے ادا کرنے میں کہ جو آپکے رتبہ عالی کے متعلق ہیں بصحت و سلامتی کامیاب ہوں +

دستخط

ایچ ماڈ آنریری سکرٹری ۔ ای ڈبلیو شا کڈن پریسیڈنٹ

ممبران

ٹرٹن سمتھ ۔ جی ۔ بی ۔ اسکریون ۔ جی ڈبلیو ڈاکٹر لائٹنر ۔ چیمبر لیسٹ ٹی بلس ۔ رائے بہادر کنھیا لال ۔ خان بہادر محمد برکت علیخان ۔ رائے مول سنگھ ۔ رائے بہادر دیوان داس مل ۔ نواب نوازش علیخان ۔ نواب عبد المجید خان ۔ فقیر قمر الدین ۔ شیخ سندے خان ۔ پنڈت رکھی کیشن ۔ بھگوانداس ۔ ٹھاکر داس ۔ بھوانی داس ۔ درگا پرشاد ۔ بھائی بسان سنگھ ۔ ہر سکھ رائے ۔ ملک بتو ۔ تانک بخش ۔ فضل شاہ ۔ کریم بخش ۔ جہانگیر خان ۔ ریلوے سٹیشن کے سامنے ہاتھی اور سپاہی اور توپخانہ کھڑا تھا جو جلوس میں شامل تھا ۔ اور ایک فتحمندانہ دروازہ نہایت خوش قطع زیبا فیشن بنایا گیا تھا کہ جسپر تازہ سبز ٹہنیاں لٹک رہی تھیں ۔ ریل کے سٹیشن کے گرد جو ہمیشہ خاک اُڑا کرتی ہے وہ پانی کی کثرت سے دبی ہوئی تھی جسوقت میونسپل کا اڈریس پڑھا گیا تھا اُسوقت جلوس بدیں طور مرتب ہوا تھا پہلے حضور والیسرائے کا ہاتھی تھا اُنکے بعد نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کا فیل موجود تھا اُنکے بعد صاحب کمانڈر انچیف بہادر ہاتھی پر رونق بخش تھے اُنکے بعد جنرل سٹوارٹ صاحب ہاتھی پر سوار تھے اُنکے پیچھے کچھ فوج تھی بعد فوج کے نمبروار راجگان و نوابان ہاتھیوں پر رونق بخش تھے اور اُن کے مقابل کے ہاتھی پر اعلیٰ اعلیٰ عہدہ دار سوار تھے راجگان و نوابان کے بعد ہر ایک ریاست کے نمبروار دیوان اور مدار المہام ہاتھیوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور پھر دیسی رئیسوں کی کسقدر فوج اُن کے بعد موجود تھی +

غرضکہ قریب پچاس ہاتھیوں کے اِس تجمل میں شامل تھے ۔ والیسرائے صاحب بہادر ایک بہت بڑے ہاتھی پر سوار تھے کہ جسپر سونے اور چاندی کا ہودج تھا دیگر اور روسا و دیسی وغیرہ چھوٹے ہاتھیوں پر سوار ساتھ ساتھ تھے انتظام البتہ نہایت اچھا تھا اور کسیطرح راستہ میں توقف نہیں ہوا چنانچہ حضور والیسرائے چھہ بجے سے پیشتر رونق افروز کیمپ ہو گئے ۔ علاوہ دروازہ مقابل سٹیشن کے ایک ویسا ہی دروازہ لنڈہ بازار میں تعمیر ہوا تھا جسکو راجہ ہربنس سنگھ صاحب نے بنوایا تھا ۔ لوہاری دروازہ کو بھی دروازہ مذکور کی طرح سجایا گیا تھا اور بازار انارکلی بھی اپنی رونق وغیرہ میں کم نہ تھا ۔ ایک دروازہ عجائب گاہ کے متصل بنایا گیا تھا جسپر پنجاب کا جھنڈا پھریرے اُڑا رہا ہے اور اُسطرف کی سڑک پر پھریرے اور جھنڈے کثرت کے ساتھ نصب تھے تمام راستہ میں دونوں طرف فوجیں ایستادہ تھیں ۔ بے شمار تماشائی اِس جلوس کے مشاہدہ کے لئے جمع تھے + حضور والیسرائے دو طرفہ لوگوں کا انتظام کے ساتھ سلام لیتے جاتے تھے عجائب خانہ کے سامنے پنجاب یونیورسٹی کے سارے کلاس اور اُستادوں اور شاعروں اور پنڈتوں وغیرہ کے موجود تھے جنکے قریب ٹکٹ ایستادہ تھے جنکو دیکھ کر تمام سڑک پر گذرنیوالے بشاش ہوتے تھے اور اپنے فاضلوں ۔ شاعروں وغیرہ کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے چنانچہ ایک دو سکرٹری صاحبان نے چلتے چلتے فضلا اور علما اور شعرا وغیرہ سے باتیں بھی کیں پنجاب یونیورسٹی کے اُستادوں وغیرہ کی یہہ علامت شائستگی سب کو بھلی معلوم ہوئی فقط +

اور دیگر حال لاہور کی رونق کا کیا بیان کیا جاوے ہم جس قدر رونق لاہور کی تعریف کریں مناسب ہے ۔ بازار و نہیں تجمل کے ساتھ بڑے بڑے تاجر اولوالعزم اشخاص نظر آتے ہیں +

اڈریس انجمن پنجاب لاہور معہ دیگر انجمنہائے

کل بتاریخ ۱۱ نومبر بوقت پونے پانچ بجے شام کے ڈیپوٹیشن ہائے انجمن پنجاب لاہور و انجمن قصور و گرو سنگھ سبھا و انجمن اسلامیہ لاہور و اوری اینٹل کالج اور انجمن مشاعرہ واسطے پیش کرنے اڈریس بحضور لارڈ ڈفرن والیسرائے کشور ہند سینٹ ہال میں جمع ہوئے باوجودیکہ عالیجناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائٹنر صاحب بہادر پریسیڈنٹ انجمن پنجاب باعث جانکاہی و محنت کشی کثرت کاروبار کے علیل تھے لیکن اُس حالت میں بھی شریک جلسہ ہو کر بڑے ڈیپوٹیشن ٹھیک پانچ بجے حضور والیسرائے کے کیمپ کو روانہ ہوئے اور کیمپ میں پہونچکر ملاقات کے عالیشان کمرے میں جمع ہوئے ساڑھے چھہ بجے حضور والیسرائے کشور ہند مع لیڈی و سکرٹریان رونق افروز ہوئے ۔ حضار جلسہ نے بہت ادب کے ساتھ سلام کیا اور حضور ممدوح نے نہایت بشاشت کے ساتھ سلام لیا ۔ بعد ازاں عالیجناب برانڈرتھ صاحب جج محکمہ

حالیہ چیف کورٹ پنجاب نے چند معزز صاحبان کا سلام کرایا پھر حالیجناب ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر صاحب بہادر پریذیڈنٹ انجمن پنجاب نے دیگر حالات بیان فرماکر اڈریس پڑھنا شروع کیا بعد ختم اڈریس مسٹر برانڈرتھ صاحب بہادر نے ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر صاحب بہادر نے ڈیپوٹیشن انجمن پنجاب لاہور کے معزز ممبران موجودہ کا حال بحضور ویسرائے بہادر فرماکر ہر ایک صاحب کا سلام کرایا۔ اور راجہ ہرنس سنگھ صاحب اور رائے مول سنگھ صاحب و نواب عبد المجید خانصاحب کی اعلی خاندانی اور انکی اولوالعزمی کا حال ظاہر فرمایا پھر ڈاکٹر صاحب نے انجمن قصور کے ڈیپوٹیشن کے علیحدہ علیحدہ ہر ایک صاحب کا نام بحضور صاحب ممدوح ظاہر کیا اور منشی قادر بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی ہمدردی اور لیاقت کا اظہار فرماکر پھر ڈیپوٹیشن گورو سنگھ سبھا کے لایق ممبران کا ذکر نہایت فرحت کے ساتھ کیا پھر ڈیپوٹیشن انجمن اسلامیہ لاہور کے ہر ایک ممبر کا حال ظاہر فرماکر خصوصیت کے ساتھ نواب نوازش علیخانصاحب بہادر کی فیاضی کا ذکر کیا اور خان بہادر محمد برکت علیخانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی خوش لیاقتی کا اظہار فرمایا پھر ڈیپوٹیشن اورینٹل کالج کے ممبران کا حال ظاہر فرماکر ڈیپوٹیشن انجمن مشاعرہ کے ہر ایک صاحب کا اظہار حال کیا اور غلام محبوب سبحانی صاحب کا تعریف کے ساتھ ذکر کیا +

ازاں بعد فرمایا کہ مقاصد ان سب انجمنوں کے ایک ہی ہیں اور وہ یہہ کہ گورنمنٹ کے منشا کو تہذیب کے ساتھ رعایا کے سامنے ظاہر کرنا اور رعایا کے منشا کو بحضور گورنمنٹ ادب کے ساتھ پیش کرنا اور ملک میں علم و ہنر کو پھیلانا +

پھر ڈاکٹر صاحب بہادر نے انجمن پنجاب کے کارناموں اور اُسکے اغراض کو برجستہ الفاظ میں فرمایا اور انجمن قصور کی کارروائیوں کا ذکر کیا پھر گورو سنگھ سبھا و انجمن اسلامیہ لاہور کی اورینٹل کالج اور انجمن مشاعرہ کے کاموں اور انکے نتایج کو ظاہر فرمایا غرضکہ ہر انجمن موجودہ کے اُن کارناموں کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا جو تمام دنیا میں مشہور ہیں اور جنکے باعث سے وہ انجمن اپنی غرت اور اولوالعزمی میں نامی ہیں۔ اور متانت کے ساتھ فرمایا کہ ان سب انجمنوں کے ممبر اکثر انجمن پنجاب کے بھی ممبر ہیں اور دیگر انجمنوں موجودہ کے بھی ممبر ہیں پس وہاں وہ دیگر کارروائی میں شریک ہیں اور ادھر یہ ہیئت مجموعی مختلف کاموں میں ہم جلسہ ہوکر کام کیا کرتے ہیں (جس طرح کہ خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کہ انجمن پنجاب و انجمن اسلامیہ دونوں کے سکرٹری ہیں) +

بعد ازاں ڈاکٹر صاحب بہادر نے ایڈریس انجمن پنجاب کو جو مطلا کاغذ پر لکھا ہوا تھا اور چاندی کے نلکے میں بند تھا بحضور ویسرائے پیش کیا جسکو حضور ممدوح نے اپنے دست مبارک میں لے لیا ازاں بعد منشی قادر بخش خانصاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے انجمن قصور کا تواریخی حال جو مطلا صندوقچہ میں بند تھا حسب اشارہ ڈاکٹر صاحب ممدوح بحضور ویسرائے صاحب بہادر پیش کیا جسکو حضور ممدوح نے اپنے دست مبارک سے لے لیا۔ پھر بابا کھیم سنگھ صاحب نے گورو سنگھ سبھا کا ایڈریس پیش کیا وہ بھی منظور ہوا پھر انجمن اسلامیہ کی طرف سے ایڈریس پیش ہوا وہ بھی منظور ہوا حسب اشارہ ڈاکٹر صاحب ممدوح منشی نثار علی اڈیٹر انجمن پنجاب نے از طرف انجمن مشاعرہ تصانیف انجمن مذکور کی ایک جلد بحضور ویسرائے پیش کی وہ بھی لے لیگئی جب کارروائی ختم ہوچکی تو حضور ویسرائے گورنر جنرل کشور ہند سر و قد کھڑے ہوگئے اور انجمن پنجاب کے ایڈریس کے جواب میں آدہ گھنٹہ کامل تک سپیچ دی جو گورنمنٹ کی پالسی کو عمدہ طور پر بتانیوالی تھی چند مختصر نوٹ جو ہمنے اُس مبارک سپیچ کے دے لئے تھے اُسکے مختصر مطالب کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ ہفتہ آئندہ میں ہم اُس مبارک سپیچ کو حرف بحرف درج اخبار کرکے ناظرین کو محفوظ کرینگے سپیچ مذکور کے چند مطالب مختصر فقط شایقوں کے اشتیاق کو پورا کرنے کے لئے صحیفہ نورافشاں میں درج کئے گئے ہیں +

[illegible] صاحبان اور انجمن [illegible] کے حاضر [illegible] +

